93821-روزے دار کا پانی کے بخارات ناک میں لے جانا

سوال

ماہ رمضان میں دن کے وقت روزے کی حالت میں گرم پانی سے غسل کیا جائے تو غسل خانہ میں گرم پانی کی وجہ سے بخارات جمع ہوجاتے ہیں، جس کی بنا پر سانس لینے سے یہ بخارات ناک میں داخل ہوجاتے ہیں اسکا حکم کیا ہے ؟
رمضان میں دن کے وقت مجھے احتلام ہوگیا جس کی وجہ سے مجھے عضو تناسل پر گرم پانی بہانا پر مجبور ہونا پڑا تاکہ باقی ماندہ منی خارج ہوجائے، اسی طرح میں بعض اوقات گرم پانی کے ساتھ غسل کرتا ہوں، حالنکہ میں جنبی بھی نہیں ہوتا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

گرم پانی سے غسل کرنے کی بنا پر پیدا ہونے والے دھوان روزے دار کے ناک میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا؛ کیونکہ یہ ت واس کے پیٹ میں بلاقصد وارادہ اور بطور غلبہ وزبردستی داخل ہوا ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا :

آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں پانی صاف کرنے کے کارخانے میں کام کرتا ہوں، اور رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہونے والا ہے، کام پر بھی ہم روزہ سے ہوتے ہیں، جہاں ہم کام کرتے ہیں وہاں پانی کے بخارات اور دھواں ہوتا ہے، اور بہت دفعہ یہ بخارات ہمارے ناک میں چلے جاتے ہیں، تو کیا اس سے روزہ باطل ہوجاتا ہے، اور جس دن ہمارے ناک میں بخارات اور دھواں گیا ہو اس دن کی قضاء ہم پر لازم آتی ہے، چاہے روزہ فرضی ہو یا نفلی اور کیا ہم پر ہر دن کے بدلے صدقہ وفدیہ دینا لازم ہے ؟

تو کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

" اگر تو معاملہ ایسا ہی جو سوال میں بیان ہوا ہے، تو آپ لوگوں کا روزہ صحیح ہے، اور آپ پر کچھ لازم نہیں آتا " انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (275/10).

دوم :

آپ کا یہ قول : "مجھے اپنی شرمگاہ پر گرم پانی چھڑکنے پر مجبور ہونا پڑا تاکہ باقی ماندہ منی نکالی جائے !"

اسکا جواب یہ ہے کہ :

اس طریقہ سے منی نکالنا مشت زنی میں شامل ہوتا ہے، اور یہ حرام ہے، اور اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور اس سے توبہ واستغفار کرنے کے ساتھ ساتھ اس دن کی قضاء میں روزہ رکھنا بھی لازم آتا ہے.

اور آپ کا یہ فعل اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء سے تجاوز کرنا ہے، کیونکہ احتلام کا تو روزہ دار سے مؤاخذہ نہیں کیا جائیگا، اس لیے کہ اسکا اس میں کوئی دخل نہیں، لیکن باقی مانندہ منی جان بوجھ کر عمدا نکالنی جرم ہے، اور روزہ کو باطل کر دیتا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو معاف فرمائے.

واللہ تعالی اعلم.

تنبیہ:

اس سوال کا جواب دینے کے بعد سائل نے درج ذیل کلمات ارسال کیے:

سوال (......) میں نے ہی کیا تھا، اور آپ نے مجھے فتوی دیا کہ میرے ذمہ اس دن کے روزہ کی قضاء ہے، کیونکہ یہ استمناء (یعنی مشت زنی) میں شامل ہوتا ہے، یہ علم میں رہے کہ میں اس سے بالکل جاہل اور لاعلم تھا کہ یہ مشت زنی میں شامل ہوتا ہے، اس لیے کہ مجھے ایسا کرتے وقت نہ تو لذت حاصل ہوئی، اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی شہوت.

اور اب میں شوال کے چھ روزوں کے متعلق معلوم کرنا چاہتا ہوں، تو جب مجھے آپ کا جواب موصول ہوا تو میں شوال کہ چھ روزے مکمل کر چکا تھا، اور جب میں مذکورہ دن کی قضاء بتاریخ (23) شوال کو مکمل کی تو اس سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ میرے شوال کے چھ روزے صحیح نہ تھے، کیونکہ میں نے تو ابھی رمضان کے روزے ہی مکمل نہیں کیے، اس لیے اس روزہ کی قضاء کے بعد میرے مجھے شوال کے چھ روزے دوبارہ رکھنا لازم ہیں، اور کل (24) چوبیس شوال ہے، یعنی مجھے کل سے ہی شوال کے چھ روزے رکھنے شروع کرنا ہونگے تاکہ روزے مکمل ہو سکیں.

اب میرا سوال یہ ہے کہ:

میں نے جو چھ روزے پہلے رکھے ہیں کیا وہ کم از کم نفلی روزے شمار ہونگے؟

یا کہ وہ روزے مطلقا صحیح نہیں ہیں؟

جواب:

اگر تو آپ نے گرم پانی اس لیے استعمال کیا کہ احتلام سے باقی مانندہ منی نکالی جائے، اور ایسا کرنے میں کسی بھی قسم کی لذت یا شہوت نہیں آئی تو آپ کا روزہ صحیح ہے، کیونکہ لذت کے بغیر منی خارج ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جب بغیر کسی شہوت کی منی خارج ہو جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے، اور اس پر کوئی قضاء نہیں" انتہی.

ماخوذ از: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (238/19).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

"اور جب منی بغیر کسی شہوت کے خارج ہو تو اس سے غسل واجب نہیں ہوتا" انتہی.

ماخوذ از : شرح الکافی.

اس بنا پر آپ کا رمضان میں اس دن کا روزہ صحیح ہے، اور آپ کے ذمہ اس کی قضاء کرنی واجب نہیں، اور سابقہ فتوی کی بنا پر آپ کا اس کی قضاء کرنا ان شاء اللہ آپ کے لیے نفلی روزہ شمار ہو گا، اور آپ نے جو شوال کے چھ روزے رکھے ہیں وہ رمضان کے روزے مکمل کرنے کے بعد ہو نگے، الحمد للہ آپ کو دوبارہ یہ روزے رکھنے کی ضرورت نہیں.

واللہ اعلم.